463

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللّٰہ اکبر

الفضل

روزنامہ — قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی — سالانہ ۱۵ — ششماہی ۸ — سہ ماہی ۴

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۵	مورخہ ۱۸ رجب ۱۳۵۶ھ	یوم شنبہ	مطابق ۲۵ ستمبر ۱۹۳۷ء	نمبر ۲۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ½ ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ البتہ عام کمزوری کی شکایت ہے۔ آج حضور نے بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں سورۃ کہف کے آخری رکوع کا درس دیا۔ اور دعا فرمائی :۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد کی تکلیف ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو پیچش۔ سر درد اور بخار ہے

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کو کل شام سے سخت زکام ہے۔ جس کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

آج مغرب کے بعد مہمان خانہ میں مجلس ارشاد کا جلسہ ہوا۔ جس میں حافظ محمد رمضان صاحب۔ ابو القاسم صاحب سماٹری اور مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری نے عربی میں تقریریں کیں۔

خانصاحب ذو الفقار علی خانصاحب کچھ عرصہ کے لئے ...

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

استجابتِ دُعا کیلئے ایک اہم شرط

"استجابتِ دُعا کے لئے ایک ایسی شرط ہے۔ جو تمام شرطوں سے مشکل تر ہے۔ کیونکہ اس کا پورا کرنا خدا کے مقبول بندوں کے ہاتھ میں نہیں۔ بلکہ اس شخص کے ہاتھ میں ہے جو دُعا کرانا چاہتا ہے۔ اور وُہ یہ ہے۔ کہ نہایت صدق اور کامل اعتقاد اور کامل یقین۔ اور کامل ارادت اور کامل غلامی کے ساتھ دعا کا خواہاں ہو۔ اور یہ دل میں فیصلہ کرے کہ اگر دُعا قبول بھی نہ ہو۔ تاہم اس کے اعتقاد اور ارادت میں فرق نہیں آئے گا۔ اور دعا کرانا آزمائش کے طور پر نہ ہو۔ بلکہ سچے اعتقاد کے طور پر ہو۔ اور نہایت نیازمندی سے اس کے دروازے پر گرے۔ اور جہاں تک اس کے لئے ممکن ہے۔ مال سے۔ خدمت سے۔ ہر ایک طور کی اطاعت سے ایسا قرب پیدا کرے۔ کہ اس کے دل کے اندر داخل ہو جائے اور با ایں ہمہ نہایت درجہ پر نیک ظن ہو۔ اور اس کو نہایت درجہ کا متقی سمجھے۔ اور اس کی مقدس شان کے برخلاف ایک خیال بھی دل میں لانا کفر خیال کرے۔ اور اس قسم کی طرح طرح کی جان نثاری دکھلا کر سچے اعتقاد کو اس پر ثابت اور روشن کرے اور اس کی مثل دُنیا میں کسی کو بھی نہ سمجھے۔ اور جان سے مال سے آبرو سے۔ اس پر فدا ہو جائے۔ اور کوئی کلمہ کسرِ شان کا کسی پہلو سے اس کی نسبت زبان پر نہ لائے۔ اور نہ دل میں۔ اور اسباب کو اس کی نظر میں بپایۂ ثبوت پہنچا دے۔ کہ درحقیقت وُہ ایسا ہی معتقد اور مرید ہے۔ اور با ایں ہمہ صبر سے انتظار کرے اور اگر پچاس دفعہ بھی اپنے کام میں نامُراد رہے۔ پھر بھی اعتقاد اور یقین میں سست نہ ہو۔ کیونکہ یہ قوم سخت نازک دل ہوتی ہے اور ان کی فراست چہرہ کو دیکھ کر پہچان سکتی ہے۔ کہ یہ شخص کس درجہ کا اخلاص رکھتا ہے۔ اور یہ قوم باوجود نرم دل ہونے کے نہایت بے نیاز ہوتی ہے۔ ان کے دل خدا نے ایسے بے نیاز پیدا کئے ہیں کہ متکبر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو دین کے لئے قربانی کرنا چاہتا ہے آگے آجائے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"میں نے دوستوں کے سامنے یہ بات کھول کر رکھ دی ہے۔ میرا طریق عمل تحریک جدید سے ظاہر ہے۔ میں جماعت کو اس طرف لا رہا ہوں۔ کہ وہ اس مقام پر پہونچ جائے۔ کہ جو دین کے لئے قربانی کرنا چاہے وہ آگے آجائے۔ اور جو نہ کرنا چاہے وہ پیچھے رہ جائے۔ اسی وجہ سے بعض لوگوں کی طرف سے تحریک جدید کی مخالفت کی جاتی ہے۔ کیونکہ منافق سمجھتا ہے کہ اس کے لئے موت آرہی ہے۔ اس کے چہرے سے نقاب اتر جائیگا اور وہ نمایاں ہو جائے گا۔"

جن مخلص احباب کے وعدوں کا کوئی حصہ باقی ہے۔ ان کو یاد رہنا چاہیئے۔ کہ ان کو یکم دسمبر سے پہلے پہلے اپنا وعدہ پورا کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ یہ تاریخ تیسرے سال کے وعدوں کے پورا کرنے کی آخری تاریخ ہے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

صدر احرار مولوی حبیب الرحمن نے خانہ خدا کی بیحرمتی کا ارتکاب کیا

بلغم رومال کی بجائے مسجد کے فرش پر تھوک دی

قادیان ۲۳ ستمبر کل مسجد ارائیاں میں مولوی حبیب الرحمن صاحب لدھیانوی صدر مجلس احرار نے ایک لیکچر دیا۔ جس میں احرار کی روایات کے مطابق جماعت احمدیہ کے خلاف بہت اشتعال انگیز اور نفرت انگیز باتیں بیان کیں۔ یہ تو احرار اور پھر صدر احرار سے کوئی غیر متوقع بات نہیں تھی۔ اور اس لحاظ سے اسکا ذکر کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن دوران تقریر میں ایک عجیب واقعہ ہوا جس کی وجہ سے یہ سطور لکھی جا رہی ہیں۔

عین اس وقت جبکہ صدر احرار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خلاف پوری چوڑائی تک مونہہ کھول کر توہین آمیز الفاظ اگل رہے تھے۔ انکے مونہہ میں مکھی جا گھسی مکھی کا گھسنا تھا کہ مولوی صاحب کا ناطقہ بند ہو گیا۔ اور ان پر عجیب سراسیمگی کی حالت طاری ہو گئی۔ یہ تو معلوم نہیں ہو سکا کہ مکھی حلق سے برآمد ہوئی یا نہیں۔ لیکن کھانسنے کی وجہ سے انہوں نے اپنے مونہہ میں جو بلغم جمع کر لی تھی۔ اسے نہائت بے باکی کے ساتھ مسجد کے ادب و احترام کو بالائے طاق رکھتے ہوئے فرش پر تھوک دیا۔ اور پھر یہ محسوس کر کے کہ سامعین نے ان کی اس حرکت کو حیرت و استعجاب کی نظر سے دیکھا ہے۔ اور انہیں مسجد کی بے حرمتی بری محسوس ہوئی ہے۔ انکی توجہ دوسری طرف پھیرنے اور اپنی خفت مٹانے کے لئے یوں گویا ہوئے۔ کہ دیکھنا اسے معجزہ قرار دیکر کل اخبار میں شائع کر دیا جائے گا۔ کیونکہ انکے معجزے ایسے ہی ہوتے ہیں۔ کہ جب واقعہ ہو جاتا ہے تو اعلان کیا جاتا ہے۔

ہمیں ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں کو معجزہ قرار دینے کی ضرورت نہیں کیونکہ احرار کی ذلت اور رسوائی میں کونسی کسر ہے جو باقی رہ گئی ہے۔ البتہ اس لحاظ سے صدر احرار کی یہ حرکت نہائت ہی قابل مذمت سمجھتے ہیں۔ کہ انہوں نے مسجد کے احترام کی کوئی پروا نہ کی اور اپنے مونہہ کی غلاظت اس جگہ پھینکی۔ جو خدا تعالےٰ کے حضور سجدہ کرنے کیلئے بنائی گئی ہے۔ انہوں نے اپنے رومال کو خدا کے گھر کے مقابلہ میں ۴۴

آل انڈیا نیشنل لیگ کا اہم اجلاس

تمام عہدیداران لیگ کیلئے لازمی ہے کہ ضرور شریک ہوں

احباب کو خطوط کے ذریعہ اطلاع بھیجی جا چکی ہے۔ کہ آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور کا ایک اہم نمائندہ اجلاس ۳ اکتوبر ۳۷ء کو برزا نوار لاہور میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس تقریب پر میں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں درخواست کی تھی۔ کہ حضور اپنے قیمتی نصائح سے ہمیں مستفید فرمائیں اور حضور نے ہماری درخواست کو از راہ کرم منظور فرما لیا ہے۔ اس لئے تمام عہدیداران لیگ اور تمام اراکین لیگ کو جو لیگ کی اغراض سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں میں دعوت دیتا ہوں کہ وہ اس جلسہ میں ضرور شریک ہوں۔ اور مجھے اپنے ارادہ سے مطلع کریں۔ یہ نہائت قیمتی موقعہ ہے اسے ہاتھ سے نہیں کھونا چاہیئے۔

اسی طرح تمام کورز لاہور آنے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور اس بات کا انتظار نہ کریں۔ کہ قائد اعظم صاحب سے حسب ضابطہ انہیں دعوت وصول ہو۔ وقت تنگ ہے اور چونکہ میں چاہتا ہوں۔ کہ مجھے جلد یہ اندازہ ہو جائے۔ کہ کتنے احباب شرکت فرما رہے ہیں۔ اس لئے میں بتاکید درخواست کرتا ہوں۔ کہ مجھے اپنے ارادہ سے جلد مطلع فرمائیں۔

بشیر احمد صدر آل انڈیا نیشنل لیگ ۱۲ ٹمپل روڈ لاہور

ضلع گورداسپور کی لیگیں اور کوریں فوراً توجہ کریں

احباب کو اس بات کا علم ہو چکا ہوگا۔ کہ آل انڈیا نیشنل لیگ کا لاہور میں ۳ اکتوبر کو جلسہ ہو رہا ہے۔ جس میں تمام مقامات کی لیگیں اور کوریں اکٹھی ہوں گی۔ صدر محترم آل انڈیا نیشنل لیگ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور بھی درخواست کی ہے۔ کہ حضور اس موقعہ پر تشریف لا کر ہماری راہ نمائی فرمائیں۔ اور حضور نے از راہ ذرہ نوازی ان کی اس درخواست کو شرف قبولیت عطا فرما دیا ہے۔

اس موقعہ پر قادیان کے ممبران لیگ و کور لاہور جائیں گے۔ ضلع گورداسپور کی تمام لیگوں اور کوروں کے عہدیداروں سے درخواست ہے۔ کہ وہ دوستوں کو باقاعدہ نظام کے ماتحت اس موقعہ پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں لاہور لے جائیں۔ جہاں کوریں قائم ہیں وہ اپنے ممبران کو باوردی وہاں لے جائیں۔ اور جس سٹیشن سے وہ گاڑی پر سوار ہونا چاہیں اس سے مجھے جلد مطلع فرمائیں۔ اور جتنے دوست جا رہے ہوں۔ ان کی تعداد سے بھی اطلاع دی جائے۔ تاکہ روانگی وغیرہ کے متعلق میں ان کو تفصیلی ہدایات بھجوا سکوں۔

وقت بالکل تھوڑا ہے لیکن مجھے یقین ہے جس طرح پہلے ہر ضرورت کے موقعہ پر ہمارے دوستوں نے باوجود تنگیٔ وقت نہائت شاندار طریقہ پر کام کیا ہے۔ وہ اب بھی کسی قسم کی کوتاہی سے کام نہ لیتے ہوئے اس تقریب کو ہر لحاظ سے کامیاب بنائیں گے۔ اور یہ اجتماع انشاء اللہ ہر اعتبار سے ایک نمائندہ اجتماع ہوگا۔

محمود احمد عرفانی صدر گورداسپور ڈسٹرکٹ نیشنل لیگ قادیان

۴۴ زیادہ پاکیزہ اور قیمتی سمجھا۔ کیونکہ اس میں تو اپنی بلغم نہ ڈالی۔ لیکن مسجد کے فرش پر بلا تکلف پھینک دی۔ کیونکہ اسکی کوئی وقعت ان کی نگاہ میں نہ تھی۔ یہ ہے صدر احرار کی دینداری اور یہ ہے ان کا اسلام۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

464

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ رجب ۱۳۵۶ھ

مسجد شہید گنج کے متعلق از سر نو جدوجہد کرنے کا خیال

لاہور کے سرکاری مذبح کے خلاف ہندوؤں کی تحریک کی کامیابی کو دیکھ کر مسلمانوں میں ایک دفعہ پھر مسجد شہید گنج کے حصول کے متعلق اُبال پیدا ہوا ہے اور وہی لوگ جو مسجد مذکور کے انہدام کے وقت بڑے بڑے دعووں کے ساتھ اس کی حفاظت اور حصول کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ مگر عام مسلمانوں کو گولیوں کا نشانہ بنوانے اور خود نظر بند رہنے کے بعد ایسے خاموش ہو گئے تھے۔ کہ کہیں ان کا پتہ بھی نہ لگتا تھا۔ پھر نمودار ہو رہے۔ اور کہہ رہے ہیں۔ کہ اس وقت تک دم نہ لیں گے۔ جب تک مسجد شہید گنج واگزار نہ کرا لیں چنانچہ پہلے کی طرح انہوں نے اب بھی شاہی مسجد کو مورچہ بنا کر ہاتھ پاؤں مارنے شروع کر دئے ہیں :.

اس میں شک نہیں۔ کہ کسی تحریک کی کامیابی کو دیکھ کر ناکام رہنے والوں کے دلوں میں بھی امنگ اور ولولہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس میں بھی شک نہیں۔ کہ مسجد شہید گنج کے انہدام کے حادثہ کی وجہ سے مسلمانوں کے قلوب پر جو زخم لگا ہے۔ وہ بالکل ہرا ہے اور اس کا اندمال اسی صورت میں ممکن ہے۔ کہ مسجد اپنی جگہ پر قائم ہو۔ اور مسلمان اسے بطور مسجد استعمال کر سکیں لیکن ایک ایسی تحریک کے متعلق جس کا انجام ابھی ابھی نہایت افسوسناک ہو چکا ہے۔ یہ سمجھ لینا کہ چونکہ ایک اور تحریک چند ہی روز کے اندر اندر کامیاب ہو چکی ہے۔ اس لئے وہ بھی کامیاب ہو جائے گی۔ کوئی معقول بات نہیں۔ قابلِ غور امر یہ ہے۔ کہ کامیابی حاصل کرنے کے لئے جن اسباب کی ضرورت ہے۔ اور جو پہلے مسلمانوں کو میسر نہ تھے۔ کیا اب حاصل ہو گئے ہیں۔ اگر نہیں۔ تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ کامیابی پہلے سے بھی زیادہ محال ہے :.

مسلمانانِ پنجاب کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ مسجد شہید گنج کے حصول کی تحریک کے ناکام ہونے کی سب سے بڑی وجہ احرار کی ملت اور قوم سے غداری تھی۔ جس کو احرار کے جنرل سکرٹری مسٹر مظہر علی اظہر کے ان خطوط نے جن کے عکس شائع ہو چکے ہیں ایک اور ایک دو کی طرح پایۂ ثبوت تک پہونچا دیا ہے۔ اور یوں عملی طور پر بھی احرار نے قدم قدم پر اس تحریک کی مخالفت کی۔ اس کے رستہ میں روڑے اٹکائے، عام مسلمانوں کو ہندوؤں کے سرمایہ سکھوں کی کرپان اور انگریز کی طاقت سے مرعوب کرنے کی کوشش کی۔ جگہ بجگہ مسلمانوں میں لڑائی جھگڑے شروع کرا دیئے۔ اور انتہا یہ کہ مسجد شہید گنج کی حفاظت کا دم بھرنے والوں کو ہر طرف سے مشکلات میں مبتلا کر دیا۔ اس کا نتیجہ وہی نکلا جو نکلنا چاہیئے تھا۔ کہ ایک نہایت اہم اور ضروری تحریک دم توڑ کر رہ گئی۔ اور پھر ایک عرصہ تک اس کا نام لینے والا بھی کوئی نہ رہا۔ اب اگر یہ انتظام کر لیا گیا ہے۔ کہ کوئی قومی غدار رخنہ اندازی نہ کر سکیگا اور مسلمان متحدہ طور پر ایک آواز اٹھانے اور اسے پُر زور بنانے کے قابل ہو سکیں گے۔ تو اور بات ہے لیکن اگر پہلے کے غدار اب بھی موجود ہیں۔ ان کو خفیہ اور علانیہ امداد دینے والے مخالفین اب بھی پائے جاتے ہیں۔ تو کس طرح ممکن ہے کہ کامیابی ہو سکے :.

لاہور کے مذبح کے خلاف جو تحریک جاری ہوئی۔ اس کی کامیابی کی ایک بہت بڑی وجہ یہ تھی۔ کہ نہ صرف کسی ایک ہندو یا سکھ نے اس کے خلاف آواز نہ اٹھائی۔ بلکہ مسلمانوں میں سے بھی بہت سے لوگ اس میں حصہ لینے لگے۔ اگر یہ بات مسلمان اپنی کسی ایسی تحریک میں پیدا نہیں کر سکتے۔ جس کا تعلق حکومت سے ہو۔ تو پھر انہیں کامیابی کی بھی امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ از سر نو اس تحریک کو اٹھانے والے پہلے ہی قدم پر یوں گھٹنے ٹیک رہے ہیں۔ کہ

"اگر صوبہ کی موجودہ حکومت سکھوں اور ہندوؤں پر اپنا اثر ڈال کر مسجد شہید گنج کا کوئی قابلِ قبول تصفیہ کرانے میں کامیاب ہو جائے۔ تو یقیناً تاریخ پنجاب میں موجودہ حکومت کے لئے باوجود اس کے سینکڑوں نقائص کے کسی روشن اور امتیازی باب کا اضافہ ہو سکتا ہے"

حالانکہ ایک ایسا معاملہ جس میں الجھن پڑ چکی ہو۔ جس کے متعلق شورش پیدا ہو چکی ہو۔ جس کی وجہ سے کشمکش انتہا کو پہونچ چکی ہو اس قسم کی تمناؤں اور آرزوؤں کے ذریعہ نہیں سلجھا کرتا۔ اور نہ کسی کے صرف یہ کہدینے سے۔ کہ "اس کے تصفیہ سے موجودہ حکومت کے لئے کسی روشن اور امتیازی باب کا اضافہ ہو سکتا ہے"! قابل قبول فیصلے ہو جایا کرتے ہیں۔ پھر یہ توقع ظاہر کرنے والوں نے موجودہ حکومت پنجاب کی مشکلات کا اندازہ لگانے میں بھی بہت کوتاہی کی ہے۔ اس وقت مختلف طاقتیں ہر ممکن طریق سے اس بات کی کوشش کر رہی ہیں۔ کہ موجودہ حکومت کو ناکام بنایا جائے۔ اور جس طرح صوبہ سرحد میں کانگرسی حکومت قائم کر لی گئی ہے۔ اسی طرح پنجاب بھی کانگرس کے قبضہ میں چلا جائے۔ تاکہ ان صوبوں میں بھی جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے انہیں چین نصیب نہ ہو سکے۔ ان حالات میں یہ توقع رکھنا۔ کہ موجودہ حکومت اپنا اثر ڈال کر کسی ایسے معاملہ میں قابلِ قبول فیصلہ کرا سکے گی۔ جو سخت الجھن میں پڑا ہوا ہے۔ نہایت ہی ناموزون اور نامناسب خیال ہے :.

ہمارے خیال میں مسلمانوں کی ناکامی و نامرادی کی ایک بہت بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ ان میں ایسے راہنما نہیں ہیں۔ جو کسی اہم معاملہ کو دوراندیشی اور عاقبت بینی کے ساتھ چلا سکیں۔ اور کامیابی کی منزل تک پہونچا سکیں۔ جس کا جی چاہتا ہے۔ لیڈر بن بیٹھتا ہے اور تھوڑی مدت شور و شر ڈال کر اور مسلمانوں کو جانی۔ اور مالی نقصانات پہونچا کر بیٹھ جاتا ہے۔ پھر لیڈر کہلانے والوں میں اس قدر شقاق ہے۔ کہ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے تک ہی ان کی سرگرمیاں محدود رہتی ہیں۔ جس قوم کے راہنماؤں کی یہ حالت ہو۔ وہ نقصان کے سوا کیا حاصل کر سکتی ہے۔ مسجد شہید گنج کی تحریک عمدگی سے چلانے والا ابھی کوئی لیڈر مسلمانوں میں نظر نہیں آتا۔ اور اب پھر اگر بے سروسامانی اور افتراق و انشقاق کی حالت میں اسے شروع کیا گیا: تو سوائے زیاں اور شرمندگی کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا :.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور اخلاص نامہ

محمد صادق صاحب شبنم کے خط کا جواب

سیدی و آقائی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

موجودہ فتنہ کے ظہور کے بعد حضور کے جملہ خدام نے منفرداً یا مشترکاً اپنے اخلاص نامے حضور کی خدمت اقدس میں ارسال کئے جن میں سے بعض اخبار الفضل میں شائع بھی ہوئے ہیں۔ لیکن حضور کے اس ناچیز خادم نے اب تک اپنے تاثرات کا اظہار نہیں کیا۔ اول تو اس وجہ سے کہ طبیعت حجاب محسوس کرتی رہی۔ کہ میں حضور کو خلافت سے اپنی وابستگی کا اطمینان دلاؤں۔ میرے لئے تو یہ اطمینان دلانے کا خیال ہی نہایت تکلیف دہ ہے۔ اور میں حضور والا کی شان کو اس طرح یقین دلانے سے نہایت بلند سمجھتا ہوں۔ دوسرے ابتدا سے طبیعت ایسی واقع ہوئی ہے۔ کہ میں اپنے جذبات و تاثرات کو بہت کم ظاہر کرتا ہوں۔ لیکن اب حالات کچھ ایسے ہو گئے ہیں۔ کہ میرے لئے ضروری ہے۔ کہ میں عریضہ ہذا حضور والا کی خدمت میں ارسال کروں۔

حضور والا کو اغلباً علم ہوگا۔ کہ مخرجین میں سے ایک صاحب محمد صادق شبنم ہیں۔ ان کا میرے ساتھ ایک گونہ رشتہ داری کا تعلق ہے۔ یعنے میری بیوی اور اس کی بیوی دونوں حقیقی بہنیں ہیں۔ میں اور وہ دونوں خان صاحب غلام محی الدین خانصاحب کے داماد ہیں۔ اس رشتہ داری کے بھروسہ پر شبنم صاحب نے گزشتہ دنوں مجھے ایک بہت طولانی خط لکھا جو اس لحاظ سے کہ اس میں نہایت فضول اور لچر باتیں درج تھیں۔ اس قابل نہ تھا کہ میں اس کا جواب اس کو دیتا۔ دوسرے وہ جماعت سے خارج کیا جا چکا تھا اس لئے میں نے اس کا کوئی جواب نہ دیا البتہ قبلہ خانصاحب غلام محی الدین خان صاحب کو اس کے متعلق اطلاع دے دی۔ لیکن اب طبیعت یہ بھی پسند نہیں کرتی کہ شبنم کو اس کا جواب نہ دیا جائے اس لئے میں ایک خط اس کے نام تحریر کر کے ارسال خدمت حضور والا کر رہا ہوں۔ اور عرض پرداز ہوں۔ کہ بذریعہ اخبار شبنم تک پہونچانے کا ارشاد فرمایا جائے۔

خادم ابتدا سے قبلہ مرزا عبد اللہ بیگ صاحب مرحوم مالیر کوٹلوی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ کی خدمت میں رہا ہے ان کے ذریعہ سے احمدیت قبول کی پھر اپنی آنکھوں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضور کے متعلق جو پیشگوئیاں ہیں۔ ان کو پورا ہوتے دیکھا ہے۔ مخرجین کی خباثت کا ہم پر ذرہ بھر اثر نہیں ہو سکتا۔ ہم ان کے اس فعل کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور حضور کو پسر موعود اور خلیفۃ المسیح پورے ایمان سے سمجھتے ہیں۔

حضور کا مخلص ناچیز خادم

مرزا محمد علی بیگ بی۔ اے۔ ایل ایل بی ایڈووکیٹ مالنہ ریاست پٹیالہ

شبنم صاحب!

آپ کا خط محررہ ۔۔۔ مجھے مل گیا ہے۔ اغلباً آپ کو اس کی اطلاع ہو چکی ہوگی۔ کیونکہ میں نے اس خط کا خان صاحب سے بذریعہ خط تذکرہ کر دیا تھا۔ چونکہ اس خط کے آنے سے پہلے آپ کے جماعت سے خارج ہونے کا اعلان میری نظر سے گزر چکا تھا۔ اس لئے اس اعلان کی موجودگی میں آپ کے خط کا جواب براہ راست ارسال نہیں کیا جا سکتا۔ پہلے تو ارادہ تھا کہ آپ کے خط کا جس میں لچر باتیں تحریر ہیں کوئی جواب ہی نہ دوں۔ لیکن پھر اس خیال سے کہ شائد آپ اس سے مزید غلطی کا شکار ہوں۔ مختصراً جواب دیا جاتا ہے۔ اور اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ براہِ مہربانی آئندہ مجھے کوئی ایسا خط یا تحریر یا اشتہار روانہ نہ کریں جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے متعلق کوئی ہتک آمیز بات درج ہو۔

آپ کے خط کے مطالعہ سے اس وجہ سے کہ اس میں ایسی باتیں درج تھیں مجھے سخت تکلیف ہوئی۔ آپ اپنے خط میں لکھتے ہیں۔ کہ میں آپ کو اپنے تاثرات سے مطلع کروں۔ سو واضح ہو کہ مجھے آپ کے جماعت سے خارج ہونے کے متعلق جیسا کہ آپ نے اپنے خط میں درج کیا ہے۔ قطعی حیرت نہیں ہوئی۔ البتہ افسوس ضرور ہوا ہے۔ تعجب اس وجہ سے نہیں کہ ملتانی اور مصری کے اخراج کے بعد مجھے اور والدہ نثار احمد کو پہلے سے ہی یہ خیال اور اندیشہ تھا۔ کہ آپ ان کے ساتھ ضرور شامل ہوں گے۔ چنانچہ وہ خیال ہمارا درست نکلا۔ اس خیال کے اسباب یہ تھے۔ کہ آپ کی طبیعت میں بدظنی کا مادہ بہت بڑھا ہوا ہے دوسرے صوم وصلوٰۃ میں بھی آپ سست مشاہدہ میں آئے ہیں۔ کھانے پینے کا اور پہننے کا آپ کو شوق بھی کافی ہے۔ اور یہ بات مسلم ہے۔ کہ خود پرست اور نفس پرست آدمی خدا پرست نہیں ہو سکتا۔

اس کے علاوہ بہت سا وقت آپ بے کاری میں یا سونے میں ضائع کرتے تھے۔ اور ان دنوں آپ بے روزگار بھی تھے۔ بے روزگاری بھی بعض وقت انسان کے ایمان کو ضائع کر دیتی ہے۔ پھر اخلاقی لحاظ سے بھی آپ میں بہت کمزوریاں تھیں۔ چنانچہ سنہ ۱۹۳۴ء کے سالانہ جلسہ کے ایام میں جب میں قادیان میں خان صاحب کے مکان پر کہ جس میں آپ مستقل طریقہ پر مقیم تھے گیا۔ تو آپ مجھے ملنے تک نہ آئے۔

آپ کی طبیعت میں غصہ بھی بہت زیادہ ہے۔ غصہ اور عقل ایک دماغ میں برابر برابر نہیں رہ سکتے۔ یہ باتیں میں نے آپ کی طبیعت میں ہر دفعہ جب مجھے ملنے کا موقعہ ملا مشاہدہ کی ہیں۔ اور اس لحاظ سے کہ پیشہ وکالت میں انسانوں کی طبیعتوں کا موازنہ کرنے کی اہلیت پیدا ہو جاتی ہے۔ میں اپنے اندر خدا تعالےٰ کے فضل سے مردم شناسی کی اہلیت رکھتا ہوں۔ یہ تو آپ کے اس فقرہ کا جواب ہے۔ جو حیرت کے متعلق تھا۔ میرا مقصد اس سے قطعی آپ کی دل آزاری نہیں۔ بلکہ یہ مقصد ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ شاید آپ اپنے آپ کو صحیح آئینہ میں دیکھ کر اصلاح کی طرف رجوع کریں۔

دوسرا امر آپ کے خط میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ اور آپ کے خاندان کے متعلق اتہامات ہیں۔ آپ نے بڑی دیدہ دلیری سے بغیر شرعی ثبوت کے۔ اور بغیر عینی شاہد ہونے کے ایسی فحش باتیں خط میں تحریر کی ہیں۔ کہ جن کی اشاعت آپ کو مروجہ قانون کی رُو سے مجرم بناتی ہے۔ یہ محض حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی فراخ حوصلگی ہے۔ کہ آپ ازالہ حیثیت عرفی کے جُرم کے مرتکب ہوتے ہُوئے بھی اس کی سزا سے بچے ہُوئے ہیں۔ ہم آپ کے خط میں مندرجہ امُور سب غلط۔ اور نتیجہ عناد سمجھتے ہیں۔

میں نے آپ کے خط کو کئی دفعہ پڑھا۔ خدا شاہد ہے۔ کہ مجھے اس میں قطعاً کوئی وزنی اور معقول بات نظر نہیں آئی۔ اس لئے میں آپ کو اسی فحش تحریر کے باعث حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا مجرم تصور کرتا ہوں۔

آپ نے لکھا ہے۔ کہ ہمارے پیچھے آدمی لگے ہُوئے ہیں۔ ہمیں اشیائے خورد و نوش خریدنے میں روکاوٹیں پیدا کی جاتی ہیں۔ اور یہ خلافِ شریعت فعل ہے۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ کہ آپ کے خرید و فروخت میں کوئی رکاوٹ ہے آپ ہندوؤں اور غیر احمدیوں کی دوکانوں سے ہر چیز خرید سکتے ہیں۔ احراری۔ اور پیغامی تو آپ کے خاص معاون ہیں اس لئے آپ کو خرید و فروخت کی قطعی کوئی جائز تکلیف نہیں ہو سکتی۔

آپ کا یہ اعتراض کہ حکم مقاطعہ خلافِ شریعت ہے۔ آپ کی شریعت سے عدم واقفیت کو ظاہر کرتا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت میں آپ جیسے لوگوں کے ساتھ ایسے سلوک ہوتے رہے ہیں۔ ایسا کرنے کا مدعا اور غرض بھی نیک ہی ہے۔ جس کو آپ سمجھ نہیں سکے۔

آپ کا یہ فضول دعوےٰ کہ حق آپ کے ساتھ ہے۔ اور آپ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو معزول کر کے چھوڑیں گے۔ ایک مجنونانہ بڑ ہے کیا پدی۔ اور کیا پدی کا شوربا۔ آپ کی کیا ہستی ہے۔ کہ آپ پسرِ موعود کے خلاف کچھ کر سکیں۔ یہ محض مصری کے تکبر کی گونج معلوم دیتی ہے۔ ورنہ آپ میں تو مَیں کوئی ایسی اہلیت اس طرح کا دعوےٰ کرنے کی نہیں دیکھتا۔ دینی۔ دُنیاوی۔ اخلاقی۔ مذہبی سیاسی غرض کہ کسی لحاظ سے بھی آپ اور آپ کے ہم نوا اس بات کی اہلیت نہیں رکھتے ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی گرد کی طرف بھی جھانک سکیں۔ محض فحش گوئی ہی آپ کر سکتے ہیں۔ یا غلط اتہام لگا سکتے ہیں۔ جن سے کوئی بزرگ بھی نہیں بچا۔ میں حیران ہوں۔ کہ حق آپ کی طرف کس طرح ہے۔ کیا اسی وجہ سے حق آپ کی جانب ہے۔ کہ پیغامی آپ کی مدد کر رہے ہیں۔ یا احراری اور مباہلہ والے خفیہ اور علانیہ طریقہ پر آپ کی ہمدردی کا دم بھر رہے ہیں اور اعانت کر رہے ہیں۔ آپ لوگوں کا ان سے ملنا ملانا ہی احمدیہ جماعت کے لئے آپ لوگوں کے غلطی خوردہ اور منتفی ہونے کا کافی ثبوت ہے۔

آپ کو واضح ہونا چاہیئے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعدد الہامات ہیں۔ جو بالکل واضح اور بین ہیں۔ جن کی حضُور نے خود بھی تشریح فرمائی ہُوئی ہے۔ اور جن کی کوئی اور تاویل کی قطعاً گنجائش نہیں ہے۔ وُہ جملہ الہامات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو پسرِ موعود ثابت کرتے ہیں۔ آپ کی خلافت کا انکار محض آپ کی خلافت کا انکار ہی نہیں بلکہ وُہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نعوذ باللہ جھوٹا ثابت کرنے کے مترادف ہے۔ کیا آپ اس امر کو نہیں جانتے۔ کہ پیغامی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کا غلط مطلب بیان کرتے ہیں۔ باوجودیکہ وُہ غلطیاں بالکل واضح اور آشکار ہو چکی ہیں۔ لیکن وُہ اپنی پُرانی سرنگی بجانے سے باز نہیں آتے۔ ان کے مبلغوں کی جملہ تحریریں اور تقریریں طنز۔ شوخی۔ لچرپن اور بازاری زبان سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ وُہ اسی کو خوبی سمجھتے ہیں۔ آپ اس رَو میں نہ بہیں۔ خانصاحب غلام محی الدین خان صاحب نہایت بزرگ انسان ہیں۔ آپ کی ان سے رشتہ داری ہے۔ اور یہ ایثار انہوں نے محض احمدیت کی وجہ سے کیا ہے آپ نے جو مسلک اختیار کیا ہے۔ یہ ہرگز ہرگز درست نہیں۔ آپ بہت بڑے سنگین جُرم کے مرتکب ہُوئے ہیں۔ آپ کے تمام خیالات اور ظنون غلط ہیں۔ آپ یقین رکھیں۔ کہ اگر آپ نے جلدی رجوع نہ کیا۔ تو احمدیت اور جماعتِ احمدیہ کو تو اس سے کچھ نقصان نہ ہوگا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت آپ پر ضرور مشتبہ ہو جائے گی۔ مصری صاحب میں تو آبائی خون کچھ اور رنگ کا ہے۔ لیکن آپ تو پشتینی مسلمان تھے۔ آپ کو چاہیئے تھا۔ کہ اپنی اصلاح کرتے۔ نہ کہ شہر کے اندیشہ میں دُبلے ہوتے۔ اب بھی وقت ہے۔ کہ آپ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے معافی طلب کریں۔ حضور کی فراخدلی سے ہمیں پوری امید ہے۔ کہ آپ کو معاف کر دیں گے۔ ورنہ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں۔ کہ اس فتنہ کا انجام آپ کے لئے مفید نہیں۔

مرزا محمد علی بیگ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ایڈووکیٹ

غیر مُبائعین غیر احمدیوں سے فتنہ پردازوں کیلئے چندہ جمع کر رہے ہیں

یہ امر اب محتاج ثبوت نہیں رہا۔ کہ غیر مبائعین موجودہ فتنہ میں کھلم کھلا حصہ لے رہے ہیں بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ اس کے بانی مبانی وہی ہیں۔ ان کی ان شرمناک کوششوں کے متعلق مثال کے طور پر دہلی کا ایک واقعہ عرض کرتا ہوں۔ یہاں ان کی جماعت کے سکرٹری شیخ عبدالحق صاحب ہیں۔ جو کچھ عرصہ سے لیک سکوئر میں جہاں ہم چند احمدی بھی رہتے ہیں آتے ہیں۔ شیخ صاحب دو تین دن مغرب کی نماز کے وقت آئے۔ اور ہمارے پاس سے گزر کر غیر احمدیوں کے ساتھ ان کے امام کے پیچھے نماز پڑھی۔ خاکسار کے ایک عزیز نے جو غیر احمدی ہیں۔ بتایا۔ کہ شیخ عبدالحق چندہ مانگنے آتے ہیں۔ میں نے دریافت کیا۔ کیا اشاعت اسلام کے لئے۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ نہیں، قادیان کے لئے۔ میں نے کہا۔ قادیان کے لئے چندہ وُہ کیوں مانگنے لگے۔ اس پر بتایا۔ قادیان کی مصری پارٹی کے لئے مانگتے ہیں۔ واللہ اعلم شیخ صاحب کو اپنے مقصد میں کامیابی نصیب ہوئی یا نہیں۔ لیکن آثار کامیابی کے نظر نہیں آتے۔ کیونکہ کئی دن ہو گئے۔ شیخ صاحب پھر اس طرف تشریف نہیں لائے۔

شیخ صاحب غیر مبائعین کے ان مخصوص افراد میں سے ہیں۔ جن کے سینوں میں احمدی جماعت کے خلاف بغض۔ عداوت اور کینہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ اس لئے وہ جو کچھ بھی کر گزریں کم ہے۔ انہوں نے دہلی کے ایک اخبار کے ۲۷ اگست کے پرچہ میں ایک مضمون شائع کرایا جس کا عنوان رکھا "قادیان کی موجودہ خونریزی اور بے چینی کا واحد علاج۔ چند سُنی مسلمانوں کو پہلے قتل کیا گیا۔ اور ایک اب شہید ہوا" اور لکھا: "مسلمانانِ ہندوستان ابھی تک اس سلسلہ کی پہلی کڑی یعنے مولٰنا مولوی محمد امین خان صاحب بخارا۔ اور بے گناہ و معصوم حاجی محمد حسین صاحب بٹالوی کی شہادت کے غم کو (جو خلیفہ صاحب کے مخلص مریدوں کے ہاتھوں وقوع میں آئی تھیں) کلی طور پر بھولے نہ تھے۔ کہ اسی سلسلہ کی دوسری کڑی یعنے مولٰنا مولوی فخر الدین صاحب مرحوم و مغفور کے واقعہ قتل نے از سر نو مسلمانوں کے صبر و تحمل کو غم و غصہ اور اشتعال سے

چوہدری افضل حق صاحب کی انتخابی عذرداری کے متعلق الیکشن ٹریبونل کا فیصلہ

درخواست کنندہ عائد کردہ الزامات درست ثابت کرنے میں بری طرح ناکام رہا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱)

ہوشیارپور مغربی مسلم حلقہ کے کامیاب امیدوار رانا نصر اللہ خان صاحب کے خلاف چوہدری افضل حق نے جو انتخابی عذرداری دائر کی تھی۔ وہ پانچ سو روپیہ ہرجانہ کے ساتھ مسترد ہو چکی ہے۔ درخواست کو مسترد کرتے ہوئے الیکشن ٹریبونل نے جو فیصلہ لکھا ہے۔ اس کے بعض اہم حصوں کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے:

ناجائز اثر ڈالنے کا الزام ثابت کرنے میں چوہدری افضل حق کی ناکامی

تنقیح طلب امور کی ترتیب کو چھوڑتے ہوئے سب سے پہلے ناجائز اثر کے متعلق ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس معاملہ میں بھی درخواست کنندہ اپنے عائد کردہ الزامات کو ثابت کرنے میں بری طرح ناکام رہا ہے۔ پہلے ہم "روحانی" ناجائز اثر کو لیتے ہیں۔ درخواست کنندہ نے اس ضمن میں گیارہ گواہان یعنی پیر بخش، ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن، بشیر محمد، رشید احمد، احمد علی، اسیر احمد، چوہدری عبد العزیز بیگو والیہ، مسٹر محمد دین بیرسٹر ایٹ لاء، احمد دین، محمد دین اور خود اپنے آپکو پیش کیا ہے۔ مگر ان میں کسی ایک نے بھی یہ نہیں کہا۔ کہ اس نے "اپانچ اشخاص" کو یہ دھمکی دیتے ہوئے سنا۔ کہ اگر کسی ووٹر نے چوہدری افضل حق کو جو کافر اور ایک مسجد کو تباہ کرنے والا ہے ووٹ دیا۔ تو اس پر خدا کا غضب نازل ہوگا اور وہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں جائیگا نہ ان میں سے کسی شخص نے انہیں کوئی ایسی بات کہتے سنا ہے۔ جو اس دھمکی سے مشابہت کا کچھ شائبہ بھی رکھتی ہو۔ بعضوں نے ان کے مونہہ سے کچھ بھی نہیں سنا۔ بعض نے انہیں یہ کہتے سنا۔ کہ وہ اور دوسرے لوگ شہید گنج فائرنگ سے زخمی ہوئے تھے۔ اور کہ فائرنگ کا ذمہ وار چوہدری افضل حق تھا۔ ایک نے انہیں ووٹروں سے یہ اپیل کرتے سنا۔ کہ "خدا کے واسطے" چوہدری افضل حق کو ووٹ نہ دو۔ ایک دوسرے نے انہیں "رب دے واسطے" کا فقرہ استعمال کرتے ہوئے یہی اپیل کرتے سنا۔ ان فقرات سے الٰہی غضب کی دھمکی کا کوئی مفہوم ثابت نہیں ہوتا۔ یہ فقرات عام گفتگو میں استعمال ہوتے ہیں۔ اور کہنے والے کے دل میں یہ خیال نہیں ہوتا۔ کہ وہ اپنے لئے خدا کی مدد حاصل کرے۔ بلکہ خدا کا نام لینے سے مقصد محض یہ ہوتا ہے کہ اپنی درخواست کو اور زیادہ پرزور بنائے۔ لہذا ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ناجائز اثر کے الزام کا یہ حصہ بالکل غیر ثابت شدہ ہے۔

پوسٹر کے الفاظ

جہاں تک دوسرے حصہ کا تعلق ہے۔ ہم نے پوسٹر کے ان الفاظ کو جن کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ وہ ووٹروں کے لئے دھمکی ہیں۔ اور اس وجہ سے ناجائز اثر کا حکم رکھتے ہیں۔ درج کر دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ ان الفاظ میں ووٹروں کے لئے اس الیکشن یا کسی اور الیکشن کے لئے کسی قسم کی کوئی دھمکی نہیں پائی جاتی۔ اور حقیقت میں یہ امر بالکل مشتبہ ہے کہ آیا تحریر زیر بحث کے لکھتے وقت لکھنے والے کے دل میں ووٹروں کا خیال بھی تھا یا نہیں۔ اس میں ایک احراری لیڈر مسٹر مظہر علی کے متعلق یہ کہا گیا ہے۔ کہ اس نے اپنے آپکو اور اپنی پارٹی کو بچانے کے لئے مسجد شہید گنج کو قربان کر دیا اور لکھنے والا اسے یاد دلاتا ہے۔ کہ خدا اپنے گھر کا خود محافظ ہے۔ نیز یہ کہ مجلس احرار نے اپنے کردار سے خدا تعالےٰ کے غضب کو بھڑکایا ہے اور جب تک وہ اپنے کئے پر تائب نہ ہوں گے۔ ان کے اپنے گھر بھی محفوظ نہیں رہیں گے۔ تحریر کنندہ نے مزید لکھا ہے۔ کہ پوسٹر میں شائع کردہ انکشاف کے نتیجہ میں کوئی مسلمان احرار کی طرفداری نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر ان کا کوئی حامی ہو بھی۔ تو وہ اس وقت جبکہ خدا کا غضب ان پر نازل ہوگا۔ ان کی کچھ مدد نہیں کر سکے گا۔

اس کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ کسی احراری امیدوار یا کسی ووٹر کے لئے ایسی دھمکی تھی۔ جو اس امیدوار یا اس ووٹر کو اپنے انتخابی حق کے آزادانہ استعمال سے روک دے۔ احرار لیڈروں اور ان کی پارٹی کے سامنے خدا کے غضب کا شکار ہونے سے بچنے کی جو صورت پیش کی گئی ہے وہ یہ نہیں کہ انہیں انتخابات میں امیدوار نہیں بننا چاہئے۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ انہیں اپنے اعمال سے تائب ہونا چاہئے۔ غیر احرار کے متعلق اس میں صرف ایسے ایک شخص کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور اسے ہرگز کوئی دھمکی نہیں دی گئی اس کے متعلق صرف یہ کہا گیا ہے۔ کہ جب احرار پر خدا کا غضب نازل ہوگا تو وہ ان کی کچھ امداد نہیں کر سکے گا پس ہم قرار دیتے ہیں کہ درخواست کنندہ چوہدری افضل حق ناجائز اثر کے الزام کے دوسرے حصہ کو بھی ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے۔

غلط بیانات کی اشاعت کا الزام

اس الزام کی تفصیلات شڈول ۳ میں مندرج ہیں۔ جیسا کہ آئندہ معلوم ہوگا اس میں ۱۴ الگ الگ امور بیان کئے گئے ہیں۔ لیکن یہ ظاہر کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ کہ مسئول علیہ امور ۱۰، ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ کے سلسلہ میں کسی رنگ میں ذمہ وار ہے۔ ان چار غلط بیانیوں کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ "انقلاب" یا "زمیندار" میں شائع ہوئی ہیں۔ اگرچہ اول الذکر اخبار کے ایڈیٹر اور آخر الذکر کے مالک اور ایڈیٹر کی اس معاملہ میں شہادات ہوئیں۔ تاہم یہ ثابت کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ کہ یہ مضامین جن سے استدلال کیا گیا ہے مسئول علیہ یا اس کی جانب سے اس کے کسی ایجنٹ نے ان اخبارات کو اشاعت کے لئے بھیجے۔ لہذا ان چار امور کے متعلق بحث کرنا بے کار ہے۔ اسی طرح امر ۷ میں جو ایک پوسٹر بعنوان "مجلس احرار کے ڈھول کا پول اور اس کے ٹھیکیداروں کو ایک مخلصانہ مشورہ" کے متعلق ہے۔ درخواست کنندہ نے یہ ثابت کرنے کی ہرگز کوئی کوشش نہیں۔ کہ یہ پوسٹر مسئول علیہ کی طرف سے شائع کیا گیا۔ فی الحقیقت شہادت کے دوران میں کسی موقعہ پر بھی اس پوسٹر کے متعلق کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔ ان حالات میں ہمیں صرف پہلے چھ امور اور ۸، ۹ (جو اس پوسٹر سے متعلق ہیں) اور ۱۴ پر غور کرنا ہے۔ مسئول علیہ نے اپنے وکیل کے بیان کے ذریعہ پہلے چھ امور کی اشاعت کو تسلیم کیا ہے۔ دوسرے دو پوسٹروں کی اشاعت سے اس نے انکار کیا ہے۔ ان مختلف پوسٹروں کو تفصیلی طور پر زیر بحث لانے کے لئے شڈول ۳ کے امور کی ترتیب سے کسی حد تک انحراف کرنا مناسب ہوگا اس لئے ہم امر ۶ کو جو ایک پوسٹر سے متعلق ہے پہلے لیتے ہیں:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں عبدالعزیز صاحب کا بیان

لاہور کے رہنے والوں کا ایک وفد لاہور میں میاں عبدالعزیز بیرسٹرایٹ لاء کے پاس گیا۔ تاکہ ان سے دریافت کیا جائے کہ احرار نے تو ان سے امداد کا وعدہ کرنے کے باوجود ان کے مخالفوں کی امداد کی ہے۔ کیا انہوں نے مجلس احرار یا اس کے کسی امیدوار کو امداد دینے کا وعدہ کیا ہے۔ میاں عبدالعزیز صاحب نے زبانی اور تحریری طور پر حسب ذیل اعلان کیا۔

"احرار نے یہ غلط بیانی کی ہے اور میں اس پوسٹر کی جو میری طرف منسوب کرکے ہوشیارپور میں شائع کیا گیا ہے۔ پُرزور تردید کرتا ہوں۔ میں علاقہ کے دوستوں کو مطلع کرتا ہوں۔ کہ میں نے چوہدری نصراللہ خاں صاحب کے خلاف کسی پوسٹر پر دستخط نہیں کئے نہ میں نے چوہدری افضل حق احراری کے حق میں کوئی بیان جاری کیا ہے۔ میں پبلک طور پر یہ اعلان کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ میرے نام پر ایک کذب بیانی کی تشہیر کرکے ناجائز فائدہ اٹھایا جا رہا ہے۔ میں ہوشیارپور اور گڑھ شنکر تحصیل کے ووٹروں سے پُرزور اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ چوہدری نصراللہ خاں کو ووٹ دے کر اپنے ذمہ واریوں کے احساس کا ثبوت دیں"

(دستخط) میاں عبدالعزیز

پوسٹر میں مزید کہا ہے:۔

امید کی جاتی ہے۔ کہ پبلک میاں عبدالعزیز بیرسٹرایٹ لا لاہور کی طرف منسوب کردہ جھوٹے بیان کو دیکھے گی اور اسے معلوم ہوگا۔ کہ مخالف پارٹی جھوٹے پراپیگنڈا سے کام لے رہی ہے۔ لہٰذا تمام سلیم الخیال لوگوں کو چاہیئے۔ کہ چوہدری نصراللہ خاں صاحب کو ووٹ دیں۔ تاکہ وہ کامیاب ہوں۔ اور ان کے مخالفوں کو اپنے شرمناک اعمال کے متعلق ندامت محسوس ہو"

میاں عبدالعزیز نے شہادت دیتے ہوئے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ انہوں نے کبھی کوئی ایسا بیان نہیں دیا جو پوسٹر میں درج کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں نے دسمبر ۱۹۳۶ء کے اواخر یا جنوری ۱۹۳۷ء کے شروع میں چوہدری افضل حق صاحب کی حمایت میں ایک پوسٹر شائع کیا تھا۔ عجیب بات یہ ہے۔ کہ یہ امر درخواست کنندہ اور مسئول علیہ دونوں کے حق میں معلوم ہوتا ہے۔ کہ درخواست کنندہ کی حمایت میں پوسٹر شائع کئے جانے کے بعد یونینسٹ پارٹی کے لیڈر میاں عبدالعزیز کے پاس پہنچے۔ تاکہ ان کے اثرات کے ازالہ کے لئے تدابیر اختیار کی جائیں۔ اور انہوں نے خود بھی تسلیم کیا ہے کہ ۱۱ یا ۱۲ جنوری کو انہوں نے سر سکندر حیات خاں سے کہا۔ کہ وہ کوئی مزید پوسٹر چوہدری افضل حق کی حمایت میں شائع نہیں کرینگے۔ تاہم مسئول علیہ نے اس امر کی کوئی شہادت پیش نہیں کی کہ میاں عبدالعزیز نے فی الحقیقت وہ بیان دیا۔ جو ان کی طرف منسوب کیا گیا تھا۔ مسئول علیہ کے لئے یہ پوسٹر شائع کرنے کا قانونی جواز یہ ہے۔ کہ اس نے یہ سنکر کہ میاں عبدالعزیز اس کے خلاف کام کر رہا ہے اور اس کے مخالف کا حامی ہے۔ یونینسٹ پارٹی کے صدر دفتر کو خط لکھا۔ دفتر کی طرف سے اسے یقین دلایا گیا کہ میاں عبدالعزیز ان کی مخالفت نہیں کریگا۔ اور انہیں اس مفہوم کا ایک خط ملا (جو پیش نہیں کیا گیا) کہ میاں عبدالعزیز نے ان باتوں کی تردید میں ایک بیان شائع کیا ہے۔ جو ان کے متعلق کہی جا رہی ہیں۔ اس کے بعد انہیں اطلاع دے دی گئی۔ کہ پوسٹر شائع کیے جائیں۔ انجام کار پوسٹروں کا ایک بنڈل آیا جس کی قیمت کی ادائیگی ان کے ایک ایجنٹ عبدالرحمن خاں نے کی تصدیق و شہادت کی عدم موجودگی میں یہ بیان بذات خود یہ سمجھنے کے لئے کافی نہیں کہ جو بیان میاں عبدالعزیز کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ وہ انہوں نے دیا یا یہ کہ رانا نصراللہ خاں نے اُسے صحیح سمجھا۔ لہٰذا یہ یقین کرنا ضروری ہے۔ کہ میاں عبدالعزیز نے وہ بیان نہیں دیا۔ جو پوسٹر میں ان کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اور اس لئے وہ غلط ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس قسم کے بیان کی اشاعت گورنمنٹ آف انڈیا آرڈر ۱۹۳۶ء (پراونشل الیکشن کورپٹ پریکٹسز اینڈ الیکشن پیٹیشنز) کے پہلے شڈول کے حصہ اول دفعہ ۵ کے رو سے ناجائز فعل کے مترادف ہے؟ جیسا کہ معلوم ہوگا۔ اس ضمن میں صرف یہی کافی نہیں کہ کوئی بیان غلط ہو۔ بلکہ اس کا تعلق امیدوار کے ذاتی اخلاق اور کردار سے یا امیدوار کی امیدواری یا اس سے دست برداری سے ہونا چاہیئے۔ اور وہ بیان ایسا ہونا چاہیئے جس کے متعلق جائز طور پر یہ سمجھا جا سکے۔ کہ وہ اس امیدوار کے انتخاب کی تدابیر کو نقصان پہنچانے کے لئے دیا گیا ہے۔ اس پوسٹر میں مندرج غلط بیانات میں سے پہلا یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ احرار نے جھوٹ بولا ہے (مزید برآں اسے "ایک ناجائز فعل" "جھوٹا پراپیگنڈا"۔ اور "شرمناک فعل" بھی کہا گیا ہے) اور دوسرا یہ۔ کہ میاں عبدالعزیز نے وہ بیان دیا جو پوسٹر میں درج ہے۔ جہانتک پہلی غلط بیانی کا تعلق ہے۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ مذکورہ بالا دفعہ کی تعریف کا اس پر اطلاق نہیں ہوتا۔ یہ بیان چوہدری افضل حق کے ذاتی چال چلن یا اخلاق سے یا اس کی امیدواری یا دستبرداری سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ ایک ایسے فعل سے تعلق رکھتا ہے۔ جس کے متعلق یہ کہا گیا ہے۔ کہ اس کی پارٹی اس کی مرتکب ہوئی ہے۔ اس بات کا ہمیں یہاں ذکر کر دینا چاہیئے۔ کہ احرار پارٹی یا مجلس احرار ایک سیاسی پارٹی تھی۔ جو ۳۱-۱۹۳۰ء کے موسم سرما میں بنائی گئی۔ اور جس کا بڑا مقصد آزادی ہند اور مسلم حقوق کی حفاظت تھا (مسٹر مظہر علی اظہر جنرل سکریٹری احرار پارٹی) جہاں تک دوسری غلط بیانی کا تعلق ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کا تعلق صرف میاں عبدالعزیز سے ہے۔ چوہدری افضل حق یا کسی اور شخص سے نہیں۔ لہٰذا یہ ہرگز اس دفعہ کی تعریف کے اندر نہیں آتی۔ کہا گیا ہے۔ کہ اگر اس جھوٹے پوسٹر کی اشاعت دفعہ کے مفہوم کی رو سے غلط بیانی کے مترادف نہیں۔ تو وہ کم از کم ایک "پُرفریب طریق" ضرور ہے۔ یعنی ایک غلط بیان شائع کیا گیا ہے۔ تاکہ ایک امیدوار کے مفاد کو نقصان پہنچایا جائے۔ لیکن اس میں اس کا ذکر نہیں کیا گیا۔

میاں عبدالعزیز کا اثر ضلع ہوشیارپور میں

ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارے لئے یہ جائز نہیں ہوگا۔ کہ ہم مذکورہ بالا دفعہ کے الفاظ کے واضح مطلب کو کھینچ تان کر اس نوع کے طریقوں کو اس میں شامل کریں۔ لیکن اگر اس پوسٹر کے متعلق اس دفعہ کے بقیہ اجزاء کے اطلاق کو درست بھی فرض کر لیا جائے تو یہ قرار دینا ضروری ہوگا۔ کہ یہ غلط بیانی کہ میاں عبدالعزیز نے ووٹروں سے نصراللہ خاں کی سفارش کی۔ اور اس امر کی تردید کی۔ کہ ان سے پہلے چوہدری افضل حق صاحب کی سفارش کی تھی۔ ایسی نہیں کہ اس کے متعلق یہ سمجھا جا سکے۔ کہ وہ چوہدری افضل حق صاحب کے انتخاب کے امکانات کو نقصان پہنچانے کے لئے کی گئی۔ اس کی وجہ بالکل صاف ہے۔ کیونکہ یہ خیال کرنا ناممکن ہے۔ کہ میاں عبدالعزیز کی سفارشات اس حلقہ کے ووٹروں میں اس قدر اثر رکھتی ہیں۔

کہ اس کے صرف یہ کہہ دینے سے کہ وہ رانا نصر اللہ خان کو ووٹ دیں۔ درخواست کنندہ کے پاس اپنی کامیابی کا کوئی مناسب امکان باقی نہ رہ گیا تھا۔

معلوم ہوتا ہے میاں عبد العزیز نے بیس سال قبل مستقل طور پر لاہور آنے سے پیشتر کچھ عرصہ تک ہوشیارپور میں بیرسٹری کی تھی۔ ضلع ہوشیارپور میں انہیں جو اثر ورسوخ حاصل ہے اس کے متعلق درخواست کنندہ کے گواہوں نے اس کی حمایت میں زیادہ سے زیادہ یہی کہا ہے۔ کہ انہیں ضلع ہوشیارپور کے بہت سے لوگ جانتے ہیں۔ اور ان کی بہت عزت کرتے ہیں۔ مسئول علیہ کے بعض گواہوں نے بھی اس معاملہ میں بیانات دیئے ہیں۔ چوہدری غلام محبوب نے بیان کیا ہے۔ کہ اس کے دل میں میاں عبد العزیز کی کوئی خاص عزت نہیں جرح میں اس نے کہا۔ کہ میں جانتا ہوں کہ میاں عبد العزیز بیرسٹر ہیں۔ اور اس وجہ سے خیال کرتا ہوں کہ لائق آدمی ہونگے۔ عبد اللہ خان نے بیان کیا کہ تیس سال ہوئے۔ انہوں نے میاں عبد العزیز کو دیکھا تھا۔ ہوشیارپور میں ان کا نام لیا جاتا تھا۔ لیکن اب انہیں کوئی شخص نہیں جانتا۔ انوار الحق نے بیان کیا کہ دیہات میں لوگ میاں عبد العزیز کو جانتے تھے۔ عزت علی خان نے بیان کیا۔ کہ وہ میاں عبد العزیز کو بالکل نہیں جانتا۔ غرض درخواست کنندہ کی پیش کردہ شہادت یہ سمجھنے کے لئے بالکل ناکافی ہے۔ کہ میاں عبد العزیز کا اثر اس حلقہ انتخاب میں اس قدر زیادہ ہے۔ کہ ان کی محض سفارش ہی کسی امیدوار کی کامیابی یا اسے ووٹوں کی ایک بڑی مقدار دلانے کے لئے کافی ہے لہذا ہم قرار دیتے ہیں۔ کہ اس پوسٹر کے متعلق جسے خواہ ایک غلط بیانی سمجھا جائے یا ایک پُرفریب طریق، درخواست کنندہ کسی نامناسب فعل کے ارتکاب جرم کو ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے۔

سماٹرا میں تبلیغ احمدیت

اسلامی اصول کی فلاسفی کا ملایا زبان میں ترجمہ شائع ہو گیا ہے

دار التبلیغ میں آنے والے اصحاب

۲۰ اگست۔ ایک نوجوان جو ایک مسلم اخبار کا ایڈیٹر ہے آیا۔ اور ہندوستان کے تعلیمی، تمدنی، اقتصادی، سیاسی اور مذہبی حالات کے متعلق اس نے اپنے معلومات کو بڑھانا چاہا۔ جس پر بندہ نے روشنی ڈالی۔ بالآخر میں نے اس کی توجہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغی مساعی کی طرف پھیری۔ نیز تحریک جدید سے بھی آگاہ کیا اور افرادِ جماعت کی بے نظیر قربانیوں کا تذکرہ کیا۔ تمام گفتگو کا خدا کے فضل سے اس پر اچھا اثر ہوا۔ ۲۱ اگست۔ ایک شخص ہمراہ امیر الدین صاحب آیا۔ یہ شخص امیر الدین صاحب کے زیر تبلیغ ہے۔ اور احمدیت سے بہت مانوس ہو گیا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو قبول احمدیت کی توفیق بخشے۔

۲ ستمبر۔ میرا ایک پرانا دوست اور کلاس فیلو آیا۔ رات کو انہیں انجمن میں ٹھیرایا۔ ان کا نام جمال الدین ہے میں نے انہیں بہت تبلیغ کی۔ وہ خاموشی سے تمام باتیں سنتے رہے۔ مگر بالآخر کہنے لگے۔ میں نے سنا ہے کہ یہ انگریزوں کی چالاکی ہے کہ وہ ہندوستان میں مذہبی تنازعات کو ہمیشہ بڑھاتے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ تاکہ ہندوستان والوں کی طاقت ٹوٹ جائے اور ان کا قبضہ ان پر ہمیشہ رہے۔ اور انہی تنازعات کو تازہ رکھنے کے لئے جماعت احمدیہ انگریزوں کے ایماء سے قائم ہوئی ہے۔ میں نے اس کا الزامی و تحقیقی جواب دیا اور کہا کہ کیا سماٹرا و جاوا میں بھی انگریزی حکومت ہے؟ جس کی خاطر یہ جماعت یہاں کام کر رہی ہے۔ اگر انڈونیشیا میں ایک بھی احمدی اسی کام کی خاطر موجود ہوتا تو جھٹ حکومت ہالینڈ اس کو پکڑتی۔ آپ خوب جانتے ہیں کہ یہ حکومت کیسی سخت ہے۔ غرض خدا کا بہت فضل ہوا کہ رات کے تین بجے تک ان سے گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ صبح ان کو چند نمبر البشریٰ کے دیدئے۔ خدا تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔

غیر احمدی معززین سے ملاقاتیں

۲۹ اگست کو راڈین مکش سر سیدی صاحب کے مکان پر چار معزز غیر احمدی صاحبان سے ملاقات ہوئی۔ چاروں نے نہایت خندہ پیشانی سے میرے ساتھ گفتگو کی۔ جانے سے قبل بندہ نے انہیں ایک ایک جلد اسلامی اصول کی فلاسفی کی ملایا زبان میں دیدی۔ انہوں نے شکریہ کے ساتھ کتابیں لے لیں۔

۳۱ اگست کو ارسل صاحب کے مکان پر دو اور معزز غیر احمدیوں سے ملاقات ہوئی۔ یہ دونوں پوسٹ آفس میں کام کرتے ہیں۔ چونکہ ان کو زیادہ فرصت نہ تھی۔ اس لئے کافی گفتگو کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔ ہاں دونوں کو ایک ایک کاپی اسلامی اصول کی فلاسفی کی دیدی

اسلامی اصول کی فلاسفی کا ملایا زبان میں ترجمہ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ و بزرگان ملت کی دعاؤں کی برکت سے کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی ملایا زبان میں جس کی دیر سے انتظار تھی شائع ہو گئی ہے۔ جناب ابو بکر صاحب نے مجھے پچاس جلدیں ارسال کی تھیں۔ جن میں سے کچھ تو غیر احمدی دوستوں میں تقسیم کر دی گئیں۔ اور زیادہ تر احباب جماعت احمدیہ میدان نے خرید لیں۔

خطوط

عرصہ زیر رپورٹ میں جو قابل ذکر خطوط لکھے گئے وہ یہ ہیں (۱) امان صاحب تنجونگ بالی کو اس خط میں پانچ سوالوں کا جواب ہے (۲) صوفی ابراہیم صاحب کو اس میں پانچ سوالوں کا جواب ہے (۳) سابق J. B. Jong حال مسمی Nurmalik Tans کو یہ ایک نومسلم چینی ہے۔ انہوں نے تنجونگ بالی میں ایک چھوٹی سی جماعت نومسلم چینیوں کی بنالی ہے جس کے ممبر قریباً پندرہ ہیں۔ یہ صاحب احمدیت سے بہت مانوس ہیں۔ مگر راجہ اور تنجونگ بالی کے باشندوں کے خوف سے ہم سے زیادہ ملنے جلنے سے فی الحال پرہیز کرتے ہیں۔ ہاں جب ضرورت ہو تو دینی مسائل ہم سے دریافت کرتے رہتے ہیں۔ مجھ سے تین چار مرتبہ مل چکے ہیں۔

درس

عرصہ زیر رپورٹ میں ہر سوموار کی شام کو قرآن کریم کا اور ہر جمعہ کی شام کو حدیث شریف کا درس دیا جاتا رہا۔

لیکچر

عرصہ زیر رپورٹ میں میرے لیکچر اور خطبات عام طور پر۔ ضرورت خلافت، اہمیت اطاعت، نفاق اور انکار خلافت کی لعنت۔ حامی خلافت کا نیک انجام اور باغی خلافت کا قابل عبرت اختتام، وغیرہ مضامین پر ہوتے۔ علاوہ ازیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مناصب عالیہ و مدارج رافعہ کو مختلف پیرایوں اور مختلف اوقات میں جماعت کے ذہن نشین کرایا گیا۔ اور جماعت کو منافقت اور انکار خلافت یا انحراف از اطاعت امام کی قابل عبرت ذلتوں اور رسوائیوں سے ڈرایا گیا۔ علاوہ ازیں ۱۲ اگست کی شام کو اخا اعطینٰک الکوثر پر لیکچر دیا۔ اور اس سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت ثابت کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت واضح کی۔ کیونکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

467

یہ کلمات آپ پر بھی الہاماً نازل ہوئے ہیں۔ اسی طرح ۸ ستمبر کی شام کو میں نے آیت بلیٰ من اسلم وجہہ کی تفسیر سنا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ درجات روحانیہ فنا۔ بقاء اور لقاء کی تشریح کی۔

تربیت

گذشتہ ماہ ازہیری بن ابوبکر صاحب (جو قادیان میں عرصہ تک رہ چکا ہے) کی شادی کے موقعہ پر جماعت احمدیہ پاڈنگ کے بعض احباب کے درمیان کچھ تنازعات ہوگئے۔ خطوط آنے پر بندہ نے مفصل جواب لکھا ہے۔ امید ہے کہ اس سے تنازعات رفع ہو کر صلح ہو جائیگی۔ نیز اس خط میں تمام ذمہ دار لوگوں کو اچھی طرح تنبہ کیا گیا ہے۔ تا وہ آئندہ ایسے معاملات میں احتیاط سے کام لیا کریں

بیعت

عرصہ زیر رپورٹ میں صرف ایک بیعت ہوئی۔ یعنی حسنہ اہلیہ مولوی محمد ادریس صاحب کی۔

بالآخر بندہ تمام بزرگان جماعت کی خدمت میں عرض کرتا ہے۔ کہ بندہ کی کامیابی و کامرانی کے لئے خاص طور پر دعا فرماتے رہیں۔

ابوبکر ایوب مجاہد سماٹرا

ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بی اے نومسلم کے خلاف مقدمہ

ناظرین الفضل کو یاد ہوگا کہ قادیان میں ایک جلسہ زیر اہتمام آریہ یووک سماج چند ماہ ہوئے منعقد ہوا تھا جس میں باہر سے بعض آریہ لیکچرار بلوائے گئے تھے۔ جن میں سے ایک صاحب شانتی سروپ بھی تھے۔ جنہوں نے اپنے لیکچر میں سلسلہ احمدیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایسے بیجا حملے کئے۔ کہ ان کی بنا پر پولیس کی طرف سے ان پر زیر دفعہ ۱۵۳ (الف) تعزیرات ہند مختلف فرقوں میں باہمی منافرت پھیلانے کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا۔ اور شانتی سروپ کو عدالت سے چھ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی اس جلسہ سے کافی عرصہ پہلے ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب نومسلم بی اے نے ایک اشتہار بعنوان "آریہ مذہب" "اسلام وخدائی فیصلہ" شائع کیا تھا۔ اور ایک دوسرا اشتہار سکھ مذہب کے متعلق بعنوان حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا دین دھرم شائع کیا تھا۔ ان اشتہارات کی اشاعت کے وقت کوئی مقدمہ ماسٹر صاحب موصوف پر عدالت میں دائر نہیں ہوا تھا۔ لیکن جب شانتی پرکاش کے خلاف فوجداری مقدمہ پولیس نے چلایا تو بعض سکھوں اور آریوں نے یہ مناسب موقع سمجھ کر ماسٹر صاحب کے خلاف مقدمہ چلائے جانے کی تحریک شروع کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان اشتہارات کی بناء پر پریس ایکٹ ۲۳ء دفعہ ۱۸ کے ماتحت پولیس کی طرف سے مقدمہ دائر کر دیا گیا اس مقدمہ کی پہلی تاریخ پیشی روبرو علاقہ مجسٹریٹ سردار جسونت سنگھ صاحب اوپل ۱۰ ستمبر ۱۹۳۷ء کو قادیان میں تھی۔ اس روز ایک شخص بدر دین درزی قادیان کی شہادت ہوئی۔ اور دوسرے گواہ

سردار تیجا سنگھ صاحب ایم اے پروفیسر خالصہ کالج امرتسر کا ابتدائی بیان ساڑھے چار گھنٹہ اس مسئلہ پر عدالت نے قلمبند کیا۔ کہ باوا نانک صاحب مسلمان نہ تھے اور ان کو مسلمان کہنا سکھ مذہب کی توہین ہے۔ اور ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب نے اپنے اشتہار میں باوا نانک صاحب کو مسلمان کہکر سکھوں میں منافرت کے جذبات پھیلائے ہیں۔ پروفیسر تیجا سنگھ صاحب کے بیان پر جرح کرنے کے لئے مقدمہ ۳ ستمبر پر ملتوی ہوا۔ اس روز ماسٹر صاحب معہ اپنے وکیل شیخ ارشد علی صاحب بی۔ ایس سی۔ ایل ایل۔ بی پلیڈر بٹالہ پیش ہوئے۔ اور جو کچھ پروفیسر تیجا سنگھ صاحب نے باوا نانک صاحب کے مسلمان نہ ہونے کے متعلق بیان دیا تھا۔ اس کی تردید میں پروفیسر صاحب پر جرح ہوتی رہی۔ گو جرح میں جو کوشش ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب کی طرف سے تردید کے لئے کی گئی۔ اس میں کئی روکیں پیدا ہوتی رہیں۔ اس روز عدالت نے شام کے سات بج کر اڑتالیس منٹ تک کارروائی جاری رکھی۔ مگر پروفیسر تیجا سنگھ صاحب پر جرح ختم ہونے کے بعد اسی وقت ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب پر فرد جرم عائد کر دی۔ اور فرد جرم لگائے جانے کے بعد مکرر جرح کے لئے عدالت نے ۱۶ ستمبر تاریخ مقرر کی۔ چونکہ باوا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مسلمان ہونے کے متعلق مکرر جرح لمبی تھی۔ اس لئے اس روز اس مقدمہ میں صرف مکرر جرح ہو سکی اس کے بعد جلدی مجسٹریٹ صاحب علاقہ دس روز کے لئے رخصت پر

جا رہے تھے۔ اس لئے آئندہ ۲ ر اکتوبر کی تاریخ مقرر کر دی۔ غالباً اس روز کارروائی پھر شروع ہو جائے گی۔

چونکہ فرد جرم لگنے کے بعد باقیماندہ گواہوں پر مکرر جرح کرنے کا راستہ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب کے لئے جو اس مقدمہ میں ملزم ہیں اب کھلا نہیں ہے۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ یہ مقدمہ جلدی ختم کیا جائے گا۔

ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بی۔ اے سکھ مذہب سے مسلمان ہوئے ہیں اور مجسٹریٹ صاحب علاقہ جن کی عدالت میں یہ مقدمہ دائر ہے۔ سکھ دھرم کے پابند ہیں۔ اور مقدمہ میں اہم امر زیر بحث موجودہ حالات کے لحاظ سے یہ ٹھہرایا گیا ہے۔ کہ باوا نانک صاحب مسلمان تھے یا نہیں اس لحاظ سے طبعی طور پر ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب اس عدالت سے مقدمہ منتقل کرانے کی درخواست دینے میں بظاہر حق بجانب معلوم ہوتے تھے۔ اس لئے انہوں نے صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت میں موجودہ عدالت سے مقدمہ منتقل کئے جانے کی درخواست پیش کی تھی۔ جو ڈلہوزی کے مقام پر پیش ہوئی۔ اور وہاں وکیل پیروکار کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے نامنظور ہوگئی۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ ماسٹر صاحب عدالت صاحب مجسٹریٹ علاقہ سردار جسونت سنگھ صاحب اوپل سے مقدمہ منتقل کرانے کے لئے ہائیکورٹ میں مزید تحریک کرینگے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس مقدمہ کو جو پریس ایکٹ کے ماتحت چلایا گیا تھا۔ مذہبی رنگ دیا جا رہا ہے ؂

قابل توجہ اعلان برائے عہدیداران وموصی صاحبان

ضمیمہ رسالہ الوصیت ہدایت ۵ یہ ہے کہ ہر ایک میت جو قادیان کی زمین میں فوت نہیں ہوئی اس کو بجز صندوق قادیان میں لانا ناجائز ہوگا۔ نیز ضروری ہوگا۔ کہ کم از کم ایک ماہ پہلے اطلاع دیں تا اگر انجمن کو اتفاقی موانع قبرستان کے متعلق پیش آگئے ہوں۔ تو ان کو دور کرکے اجازت دے۔ دوست ہدایت مذکور کی ہمیشہ پابندی کیا کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

مولوی رحمت علی صاحب مبلغ جاوا کی روانگی کا پروگرام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرمی مولوی رحمت علی صاحب فاضل مبلغ جاوا انشاء اللہ تعالیٰ ۲۷ ستمبر بروز سوموار ۱/۲ ۴ بجے شام کی گاڑی سے قادیان سے بعزم جاوا روانہ ہونگے۔ ان کی روانگی کا پروگرام حسب ذیل ہے۔ امید ہے رستہ کی احمدیہ جماعتیں ان سے مل کر دعا میں شرکت فرمائیں گی۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

	منٹ - بجے
قادیان سے روانگی ۲۷ ستمبر بوقت	۲۵ - ۴ شام
امرتسر آمد	۲۸ - ۵ "
امرتسر سے روانگی بذریعہ ہوڑہ ایکسپریس	۲۹ - ۱۱ رات
جالندھر آمد	۵۰ - ۱۲ "
لدھیانہ آمد مورخہ ۲۸ ستمبر	۱۶ - ۲ صبح
انبالہ آمد	۴۵ - ۴
انبالہ سے روانگی براستہ کرنال	۲۳ - ۶
کرنال	۱۵ - ۸
کرنال سے پانی پت	۵۹ - ۸
دہلی	۳۵ - ۱۱
دہلی سے روانگی ۲۹ ستمبر بذریعہ ہوڑہ ایکسپریس	۲۵ - ۹ صبح
غازی آباد	۵۵ - ۹ "
علی گڑھ	۳۰ - ۱۲ "
کانپور	۳۵ - ۷ شام
الہ آباد	۱۲ - ۱۱ رات
مغل سرائے	۳۵ - ۲ "
بردوان	۷ - ۴ شام
ہاوڑہ کلکتہ	۳۱ - ۶ "

قابل توجہ احباب جماعت احمدیہ

چونکہ بعض لوگ اپنا روپیہ ڈاک خانہ کے سیونگ بینک اور دیگر بینکوں میں جمع کرواتے ہیں۔ اور ان کو ایسا کرنے کے عوض سود لینا پڑتا ہے۔ اس لئے اطلاع عام کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فتویٰ کے مطابق ایسے سود کو اپنی ذات پر خرچ کرنا یا اپنے ہمسایوں یا مساکین کو دینا حرام ہے البتہ ایسا روپیہ اشاعت اسلام کی مد میں خرچ کیا جا سکتا ہے۔

(ملاحظہ ہو فتویٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ص۱۸۶ تا ص۱۹۰)

مگر یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ اس مد (اشاعت اسلام) کی آمد میں گزشتہ کئی سالوں سے باوجود جماعت کی مسلسل ترقی کے متواتر کمی ہو رہی ہے جس سے یا تو یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ کہ احباب میں اشاعت اسلام کا جذبہ کم ہو رہا ہے۔ (جس کو درست نہیں مانا جا سکتا) یا یہ کہ احباب سود کی رقم کو بجائے اشاعت اسلام میں صرف کرنے کے لئے یہاں بھیجنے کے دوسری جگہ خرچ کر لیتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منشاء کے خلاف ہے۔

لہٰذا میں اس اعلان کے ذریعہ احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ان تمام احباب کو جنہیں اس قسم کا روپیہ ملتا ہو۔ اس روپیہ کو اشاعت اسلام پر خرچ کرنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں بھیجنا چاہیئے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

خادم مسجد کی ضرورت

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کو ایک ہوشیار اور مخلص خادم مسجد کی ضرورت ہے اوسطاً دو روپیہ ماہوار کا آٹا اور تنخواہ کام کے لحاظ سے ۵ یا ۶ روپیہ ہوگی۔ خاکسار: غلام نبی قائم مقام امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

وصیتیں

نمبر ۴۸۷۳:- منکہ بشیر بیگم زوجہ عبد الرحیم صاحب پراچہ قوم قریشی عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ ستمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائداد منقولہ و غیر منقولہ یہ ہے۔ میرا مہر مبلغ دو ہزار روپے میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اور میرے اپنے پاس زیور مبلغ پانصد روپے کا موجود ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میرے مرنے کے وقت کوئی اور جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی روپیہ جائداد وصیت کردہ کی قیمت میں سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل کر دوں یا حوالہ کر دوں تو اس قدر اس حصہ وصیت کردہ سے منہا ہو جاوے گی۔

العبد: بشیر بیگم بقلم خود حال وارد ڈیرہ دون
گواہ شد:- سید محمد عبد الحی سکرٹری انجمن احمدیہ کوہ منصوری۔
گواہ شد:- عبد الرحیم پراچہ پیرزادی خاوند موصیہ

نمبر ۴۸۷۶:- منکہ عبد الرحیم ولد حضرت مولوی شیر علی صاحب بی اے عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۸-۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے مجھے پندرہ روپے ماہوار بطور خرچ والد صاحب کی طرف سے ملتے ہیں۔ میں ان کا دسواں حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ جوں جوں میری آمدنی میں اضافہ ہوتا جائیگا اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ برابر ادا کرتا رہوں گا۔

العبد: عبد الرحیم (مولوی فاضل) بقلم خود
گواہ شد:- ملک صلاح الدین ایم اے کارکن دفتر پرائیویٹ سکرٹری۔
گواہ شد:- عبد الرحیم عارف مولوی فاضل محلہ دارالعلوم

تریاق حیران

دماغ کی کمزوری - دہات - رقت - قبض وغیرہ کو دور کرنے کی اکسیر دوا ہے۔ زیادہ چلنے سے تھک جانا زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا۔ مضمحل رہنا۔ درد کمر پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہوتا ہے جملہ شکایات دور کر کے ازسر نوجوان خوش و بشاش بنانا اس کا کام ہے۔ معزز دوستو یہ وہ دوا ہے جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائینگے قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

اکسیر سوزاک

۱۲ گھنٹہ میں جلن پیپ خون بند کرتی ہے۔ کیا اس قدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے؟ ہرگز نہیں ضرور تجربہ کیجئے۔ اگر آپ ہزارہا ادویات استعمال کر چکے ہیں۔ تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں۔ کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفعہ ہو جاتا ہے۔ اور اس پر خوبی یہ ہے کہ تا عمر پھر عود نہیں کرتا۔ آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے قیمت دو روپے (عہ) نوٹ:- اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دوا خانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ پتہ:- حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

468

Digitized by Khilafat Library Rabwah

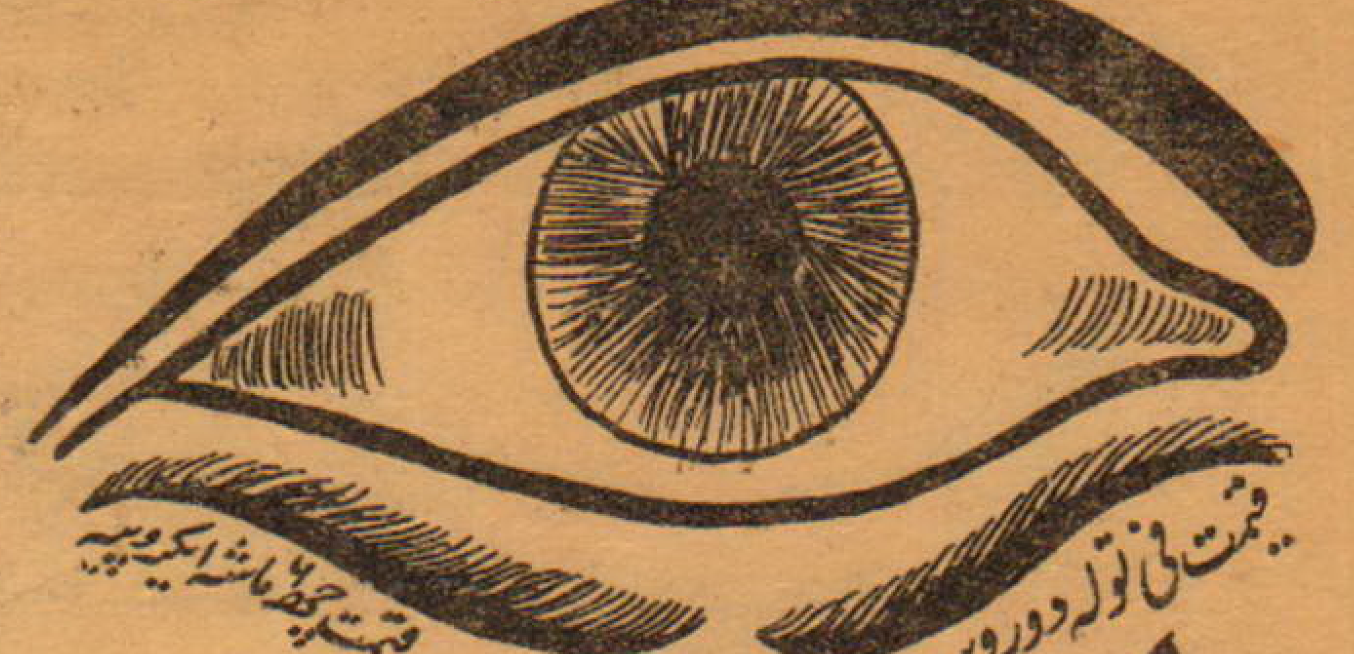

قیمت فی تولہ دو روپیہ
قیمت چھ ماشہ ایک روپیہ

سرمہ نور (رجسٹرڈ)

کی ایجاد نے دُنیا میں تھلکہ مچادیا

عوام کے علاوہ حکماء اور ڈاکٹر سُرمہ نور کے مدّاح اور گرویدہ ہیں۔ جسطرح مصر کے احرام۔ دیوار چین ہندوستان کا تاج محل۔ قطب مینار۔ رستم و سہراب کی شجاعت۔ حاتم کی سخاوت۔ اور نوشیرواں کا عدل مشہور ہے اسیطرح قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ سُرمہ نور (رجسٹرڈ) دُنیا میں مشہور و مقبول ہے

ضُعف بصر کی شکایت ہو خواہ ککرے ہوں یا خارش دُھند ہو یا غبار۔ سُرخی ہو یا جلن۔ اندھراتا ہو یا جالا۔ پھولا غرض بچوں سے بڑوں تک کے لئے

سُرمہ نور

جُملہ امراض چشم کا واحد علاج ہے اسی لئے اسکو سُرموں کا سرتاج کہتے ہیں

کشتہ فولاد مہینوں کی محنت اور کیمیاوی طریق سے تیار کیا جاتا ہے کمی خون واعضاء رئیسہ کیلئے بے حد مفید ثابت ہو چکا ہے۔
قیمت فی تولہ پانچ روپیہ قیمت فی ماشہ آٹھ آنے

طاقت کی گولی (رجسٹرڈ) جوانمرد بنا کر صاحب اولاد اور شباب کی بہار دکھاتی ہے جسکی نسبت حضرت ذوق علیہ الرحمتہ نے فرمایا تھا ؎
"پیر مغاں کے پاس وہ دارو ہے جس سے ذوق نامرد مرد جس سے جوانمرد ہو گیا"
قیمت یکصد گولی عہ پچاس گولی عہ

اکسیر مردمی (رجسٹرڈ) کثرت احتلام۔ دھاتت۔ سُرعت انزال۔ کمر درد۔ کمی بھوک۔ کمزوری غرض جریان کا مرض جڑھ سے دور ہو کر دوبارہ طاقت پیدا نہ ہو تو ہم ذمہ دار:۔
"قیمت صرف دو روپیہ"

اکسیر اٹھرا اسقاط حمل و اٹھرا کا مجرّب علاج ہے۔ بے اولادی کا داغ شرطیہ مٹ جاتا ہے۔
مکمل خوراک گیارہ تولہ نو روپیہ (لعہ)
"قیمت فی تولہ ایک روپیہ عہ"

بچوں کا شربت بدہضمی۔ پیچش قبض۔ سوکھا۔ دانت نکلنے کی تکلیف۔ اور اکثر امراض اطفال میں اسکا استعمال بچوں کو موٹا تازہ اور خوبصورت کر کے وزن بڑھاتا ہے
قیمت فی شیشی ۲ اونس ۱۲ دو اونس بارہ آنے

طلاءِ عنبری بیرونی مالش سے بلا تکلیف پٹھے دوبارہ زندہ ہو جاتے ہیں۔
قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ

اکسیر خنازیر سینکڑوں بار تجربہ میں آچکی ہے موجودہ گلٹیوں کو نیست و نابود کر کے ہمیشہ کے لئے خنازیری جراثیم کا خاتمہ ہو جاتا ہے قیمت صرف تین روپے

افروز مغلانی کانٹوں والا پھوڑا شرطیہ بغیر آپریشن نابود۔ داد چنبل خارش زخموں کا تریاق
قیمت فی شیشی ۲ اونس عہ نصف اونس ۹ر

اکسیر النساء ماہواری ایام کا کم یا زیادہ آنا۔ درد اور تکلیف سے آنا اٹھارہ اختناق الرحم غرض امراض مستورات کیلئے مفید ہے۔ قیمت عہ

موتی منجن پائیوریا اور گوشت خورہ کیلئے تریاق۔ دانتوں کو مضبوط چمکدار بناتا ہے کیڑوں کا قاتل امراض دندان کا تیر بہدف علاج ہے۔ قیمت چھ آنے

قبض کشاء بلا تکلیف بدمزگی قبض رفع ہو کر دائمی قبض بھی نہیں رہتی۔ قبض تمام بیماریوں کی جڑھ ہے معدہ صاف رہنے سے ہزاروں بیماریاں دور ہوتی ہیں قیمت ۵ گولی ۹ر

تریاق معدہ (رجسٹرڈ) معدہ جگر اور آنتوں کی تکلیف کیلئے بہترین ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ اونس ۶ر

سیلان الرحم عورتوں کی سفید رطوبت کے اخراج کو جڑھ سے اکھاڑتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ

خالص ست سلاجیت تمام حکماء کا متفقہ قول ہے کہ سلاجیت۔ روح۔ دل دماغ۔ گردہ غرض اعضاء رئیسہ اور سکستہ پڈیوں کیلئے یقیناً مفید ہے۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنہ

اکسیر طحال تلی کا درد۔ سوزش۔ ورم بلکہ معدہ۔ جگر کے ہر قسم کے نقص کو دور کر کے طاقت پیدا کرتی ہے
"قیمت صرف ایک روپیہ عہ"

جوارش عنبری نہایت قیمتی و بے نظیر اجزاء کا مرکب تمام نسخوں کا شہنشاہ۔ بھوک بڑھانیوالی۔ خون پیدا کرنیوالی۔ اعضاء رئیسہ و حافظہ کو درست دماغی محنت و جسمانی تکان بے حسی غشی میں اس کی ایک خوراک چست و توانا بنا دیتی ہے۔ قیمت فی شیشی پانچ تولہ چار روپیہ

ملنے کا پتہ: منیجر شفاخانہ رفیق حیات منارہ والی مسجد قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۲۲ ستمبر۔ بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ فیڈریشن کے سلسلہ میں ہندوستانی والیان ریاست کی طرف سے جو اعتراضات کئے گئے ہیں۔ ان کو پیش نظر رکھتے ہوئے پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں ترمیم کرنے کی تحریک کی جائے گی۔ یہ حقیقت ہے۔ کہ حکومت ہند کے شعبہ سیاسیات کے ذمہ دار حکام فیڈریشن کے سلسلہ میں تبادلہ خیالات کرنے کے لئے مختلف ریاستوں کا دورہ کر رہے ہیں۔

ایبٹ آباد ۲۲ ستمبر۔ سرحدی اسمبلی میں کانگرس پارٹی کے چیف وہپ مسٹر امیر احمد نے اخبارات میں ایک مضمون شائع کرا کر اس غلط فہمی کو رفع کیا ہے جو اسلامیہ کالج پشاور کی گرانٹ کے متعلق پیدا ہو گئی ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ وزیر تعلیم نے ہاؤس میں اسلامیہ کالج سے متعلق حکومت کی پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ حکومت اسلامیہ کالج کو عصر حاضر کی اعلیٰ یونیورسٹی دیکھنا چاہتی ہے۔ مگر اتنا سرمایہ موجود نہیں جس سے حکومت کی یہ خواہش پوری کی جا سکے بہرحال ہاؤس کی خواہشات کے احترام کے طور پر اتنی گرانٹ منظور کر لی جائیگی جس سے زراعت کی بی۔ ایس۔ سی کلاسوں کے مصارف کو تعلیمی سال کے آخری حصہ تک پہنچایا جا سکے قدیم گرانٹ ایک لاکھ ۴۰ ہزار روپیہ تھی۔ وہ بدستور جاری رہے گی

الہ آباد ۲۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ قطعی فیصلہ ہو گیا ہے کہ آئندہ سال کے لئے کانگرس کے صدر مولانا ابوالکلام آزاد ہوں۔ اور اس کی غرض یہ ہے کہ مسلم عوام بھی کانگرس کی طرف مائل ہوں۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) اخبار "الاہرام" کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ حکومت حجاز کا سفیر انگلستان واپس پہنچ گیا ہے۔ سفیر کی آمد پر سلطان ابن سعود کی صدارت میں ایک نہایت اہم اجلاس منعقد ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس اجلاس میں مسئلہ فلسطین اور شاہی کمیشن کی رپورٹ کے اثرات پر غور کیا گیا۔ اجلاس کے بعد ایک یادداشت مرتب کر کے حکومت برطانیہ کو بھیجی گئی۔ جس میں فلسطین کے متعلق حکومت حجاز کے طرز عمل کی وضاحت کی گئی تھی۔

جنیوا ۲۲ ستمبر۔ لیگ اسمبلی میں عراق کے نمائندہ نے مسئلہ فلسطین پر تقریر کرتے ہوئے افسوس کا اظہار کیا کہ فلسطین کے عربوں کے ساتھ شدید بے انصافی کی گئی ہے۔ نیز کہا۔ عربوں کی رضامندی کے بغیر تقسیم کی کوئی تجویز کامیاب نہیں ہو سکتی۔ ہم اس چیز کو برداشت نہیں کر سکتے کہ فلسطین کو قربان کیا جائے اور اسے غیر ممالک کے مسائل کے لئے ایک بین الاقوامی مسئلہ بنایا جائے۔

لنڈن ۲۴ ستمبر۔ شمالی چین میں ایک زبردست جنگ کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ چینیوں نے پوٹنگ فو کے ارد گرد جنگل اور باجرہ کے کھیتوں میں بہت سی خندقیں تیار کر رکھی ہیں۔ کل جاپانیوں نے ایک عام حملہ کے لئے زمین تیار کرتے ہوئے ان پر شدید بمباری کی۔ جاپانیوں نے اس حملہ کے لئے پوٹنگ فو کے شمال میں بارہ میل لمبا محاذ تیار کر رکھا ہے

لاہور ۲۱ ستمبر۔ آج لاہور پولیس نے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت سے جاری کردہ وارنٹوں کی بنا پر ایک کانگرسی عورت غلام فاطمہ نامی کو زیر دفعہ ۱۵۳ تعزیرات ہند گرفتار کیا۔ اس کے خلاف بٹالہ میں ایسی تقریر کرنے کا الزام ہے جس میں ملک معظم کی رعایا کے دو طبقوں کے درمیان منافرت پھیلانے کی کوشش کی گئی۔ اسی طرح معلوم ہوا ہے کہ لدھیانہ کے ایک کانگرسی ملا محمد نعیم نامی کو بھی ایک تقریر کی بنا پر گرفتار کیا گیا ہے۔

لکھنؤ۔ ۲۱ ستمبر ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ گورنمنٹ سکول فتح پور کے ہیڈ ماسٹر نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تھی۔ جس پر بعض مسلم طلبہ نے اس پر حملہ کر دیا۔ بعد میں شہر کے لوگوں اور ہیڈ ماسٹر میں یہ سمجھوتہ ہوا کہ آخرالذکر ایک مجمع عام میں اعلان کر دے کہ میں نے پیغمبر اسلام کی شان میں گستاخی نہیں کی اس کے بعد اسے اختیار ہو گا کہ ان تین مسلم طلبہ کو سزا دے جو اس پر حملہ کے ذمہ دار تھے۔ ہیڈ ماسٹر نے مطلوبہ اعلان کر دیا۔ اور اس کے بعد تینوں طلبہ کو بید زنی کی سزا دی۔ اس واقعہ کے نتیجہ میں ہندو طلبہ نے ہڑتال کر دی ہے۔ جن کا بیان تھا کہ سزا دیئے جانے کی وجہ معقول نہ تھی۔

پانی پت ۲۱ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مقامی آریہ سماجی اس تجویز پر غور کر رہے ہیں۔ کہ اگر حکام نے ہندوؤں کے جلوسوں کے متعلق اپنے قواعد میں ترمیم نہ کی۔ نیز مساجد کے سامنے باجہ بجانے کے متعلق جو قیود عائد کی گئی ہیں۔ انہیں منسوخ نہ کیا تو وہ اس کے خلاف سول نافرمانی کریں گے

لنڈن ۲۱ ستمبر۔ جنیوا کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ لیگ اسمبلی نے چلی اور ترکی کی جگہ پیرو اور ایران کو کونسل کا ممبر منتخب کر لیا ہے تیسری خالی شدہ نشست کا انتخاب اس ہفتہ کے آخر تک ہو گا۔

مدراس ۲۱ ستمبر۔ کوڑیا میں ہندوؤں نے نماز کے وقت باجہ بجانے کے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں دعویٰ دائر کر رکھا تھا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مقدمہ کی سماعت کے بعد لکھا ہے کہ ہندوؤں کو حق حاصل ہے۔ کہ جائز طریقوں سے تمام پبلک مقامات میں اپنے جلوسوں کو باجہ کے ساتھ لے جائیں۔ مگر انہیں یہ حق حاصل نہیں کہ نماز کے وقت باجہ بجاتے ہوئے مسجد کے سامنے سے گذر کر مسلمانوں کو مضطرب کریں۔ ہندوؤں نے اس فیصلہ کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کی۔ ہائی کورٹ نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اپنے فیصلہ میں حد مقرر کر دینی چاہئے تھی تا کہ اتنے فاصلہ کے اندر مسجد کے سامنے باجہ نہ بجے۔ لہذا ماتحت عدالت کے حکم میں ترمیم ہونی چاہئے کہ نماز کے وقت ۵۰ گز کے دائرہ میں باجہ نہیں بجنا چاہئے۔

بیت المقدس ۲۲ ستمبر۔ ایک یہودی کے بم پھینکنے سے ایک عرب خاتون ہلاک اور ایک خاتون شدید مجروح ہوئی۔ ایک برطانی سپاہی کو بھی معمولی زخم آئے۔

ٹوکیو ۲۳ ستمبر وزیر اعظم جاپان کے اس اعلان کے بعد کہ چین اور جاپان کی جنگ میں کسی حکومت کی مداخلت برداشت نہیں کی جائے گی۔ برطانیہ اور امریکہ میں سخت جوش پھیل گیا ہے۔ امریکن اور برطانوی اخبارات نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ اس بات کو برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ جاپان چین پر قابض ہو جائے۔

ٹوکیو ۲۳ ستمبر۔ نانکن میں جاپانی طیاروں کی خوفناک بمباری کے خلاف برطانی سفیر مقیم ٹوکیو نے زبردست احتجاج کیا ہے اور اس امر کی وضاحت کر دی ہے کہ اگر جاپانی طیاروں کی بمباری کی وجہ سے برطانی رعایا کے کسی فرد یا جائداد کو نقصان پہنچا۔ تو اس کی ذمہ داری حکومت جاپان پر ہو گی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی